مصنوعی ذہانت پر مشتمل جنسی تسکین کے ذرائع اور مسلم عائلی نظام: اثرات، خدشات وامکانات

Artificial Intelligence-Based Sexual Gratification and the Muslim Family System: Impacts, Concerns and Possibilities

Ammar Ahmed
Ph.D. Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra
Email: ammarahmad3993@gmail.com

Dr. Saeed Ul Haq Jadoon
Lecturer, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract
The family is the cornerstone of a stable and ethical society, emphasized in Islam as a vital institution for spiritual, moral, and social growth. Rooted in the sanctity of marriage, it provides emotional companionship, procreation, and social harmony. However, the advent of robotic sex dolls equipped with Artificial Intelligence (AI) threatens to disrupt this Islamic family structure. Increasingly adopted in some societies as alternatives to traditional relationships, these devices undermine the core objectives of marriage by reducing human connection to mere physical gratification.
This paper examines the implications of AI Sex bots on the Islamic concept of family, emphasizing their potential to erode emotional bonds, destabilize marriages, and challenge societal values. Through an analysis of Islamic teachings and modern technological trends, the underscores the urgent need for awareness and ethical safeguards to protect the sanctity of family life against such emerging threats.

Key Words: *Islamic Family Structure, Robotic Sex Dolls, Artificial Intelligence (AI), Technological Impact on Family Life.*

انسان فطرتاً مدنی الطبع ہے وہ اپنے شب وروز گزارنے میں سماجی تعلقات کا محتاج ہے۔ اپنے وجود سے لے کر تعلیم وتربیت تک، لڑکپن سے لے کر جوانی اور پھر بڑھاپے کی دہلیز تک ہر میدان میں جہاں اپنے پیدا کرنے والے کا محتاج ہے وہیں باہمی طور پر ایک دوسرے کے تعاون کا بھی محتاج ہے۔ باہمی تعاون کے اس معاشرتی کردار میں سب سے اولین کردار خاندان کا ہوتا ہے۔ خاندان ہی وہ اتالیق ہے جو انسان کی روحانی، جسمانی، اخلاقی اور فکری تربیت کرتا ہے خاندان ہی انسان کی تعمیر سازی کا کارہائے نمایاں سرانجام دیتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انسان کا کردار و اخلاق اس کے خاندان کا پتہ بتاتا ہے۔ اسی خاندانی نظام سے معاشرہ وجود میں آتا ہے اسی لئے کہ خاندان کو معاشرے کی اساسی اکائی سمجھا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے عالمی اعلامیے میں بھی یہ بات مندرج ہے!

"The family is the natural and fundamental group unit of society and is entitled to protection by society and the State".[1]

خاندان کسی بھی معاشرے کی بنیاد اور اس کی فطری اکائی ہوتا ہے، جو ریاست اور سماج کی طرف سے حفاظت کا مستقل حق دار ہوتا ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ کسی چیز کا استحکام اس کی بنیادی اکائیوں کے استحکام میں پنہاں ہوتا ہے لہذا جتنا خاندانی نظام مضبوط ہو گا اتنا ہی معاشرہ مستحکم اور مثالی ہو گا۔ لھذا مثالی معاشرے کے قیام کے لیے خاندانی نظام کا مضبوط ہونا ناگزیر ہے۔ جن معاشروں میں خاندانی نظام کمزور ہے وہاں بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں جن پر آگے چل کر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جدید دور میں خاندانی نظام کو بہت سے عوامل نے متاثر کیا اس میں ایک قابل ذکر چیز" روبوٹک سیکس بوٹس" ہیں جنہیں اردو میں مصنوعی ذہانت والی جنسی گڑیا کہا جا سکتا ہے۔ فطرت نے انسان میں جو جنسی تسکین کی خواہش اور مادہ رکھا ہے، جب جنسی تسکین اس جنسی گڑیا کے ذریعے پوری ہو جائے گی تو پھر نکاح کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اس میں جہاں ایک طرف بے حیائی کا پہلو غالب ہے وہیں نکاح کے بنیادی مقاصد یعنی نسل انسانی کی افزائش اور جیون ساتھی کی جنسی تسکین حاصل نہیں ہوں گے۔ حالانکہ یہ اس رشتے کے بنیادی مقاصد میں سے ہیں، قرآن کریم اسی مقصد کو بیان کیا گیا:

﴿وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً﴾ [2]

ترجمہ:" اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے تم ہی سے بیویاں بنائی ہیں ، اور تمہاری بیویوں کے ذریعے تمہیں بیٹے اور مزید اولاد (پوتے، نواسے) عطا کیے ہیں"۔

کوئی بھی ذی عقل اس بات سے سر مو انکار نہیں کر سکتا ہے کہ روبوٹک سیکس بوٹس کے استعمال سے اسلام کا خاندانی نظام درہم برہم ہوتا ہے۔ اسلئے یہ ایک اہم معاصر قضیہ ہے جو حل طلب ہے، چنانچہ اس مسئلے کے حل اور سائنس کی اس ایجاد کے اسلامی عائلی نظام پر مرتب ہونے والے اثرات اور مستقبل میں آنے والے خدشات وامکانات کا جائزہ لینے کے لئے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اسلام میں عائلی نظام کی اساس اور اہمیت

اسلام اپنے پیروکاروں کے لیے ایک مثالی معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے جہاں وہ راحت وسکون کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں ، غمی خوشی بانٹنے والے افراد ہوں، ان کے پاس اچھی زندگی گزارنے کی وجہ موجود ہو، اسی لیے اسلام نے جو عائلی نظام پیش کیا ہے وہ نہایت مضبوط اور مرتب نظام ہے جس میں انسان کی پیدائش سے لے کر بڑھاپے تک کے سہارے کے حوالے سے تعلیمات اور مناسب انتظامات کئے گئے ہیں، اور یہ نظام نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ غیر مسلموں کیلئے بھی قابل تقلید اور مفید ہے۔ چناں چہ جہاں پیدائش کے وقت والدین کے لئے اولاد کی اچھی تربیت کے احکامات ہیں وہیں پر بڑھاپے میں اولاد کو حکم دیا گیا کہ ان والدین کی خدمت کر کے ان کا حق ادا کرو، [3] کمائی سے عزیز اقرباء اور غرباء مساکین کے حقوق متعین کئے گئے تاکہ وہ بھی اچھی زندگی بسر کر سکیں، وراثتی قوانین اور حقوق کی تعیین کر کے جہاں انسانوں کو ایک طرف بہتر زندگی گزارنے کا موقع دیا وہیں اسے آپس میں رشتوں کی مضبوطی کا ذریعہ بنایا۔ الغرض اسلام نے عائلی نظام کے تحت معاشرے کے ہر فرد کا خیال رکھا اور اسے زندگی کے مختلف مراحل میں قدرتی سہولتیں فراہم کی اور اس کے حقوق کا تحفظ کیا۔ اور پھر حدود کی تعیین کے بعد اپنے پیروکاروں کو کہ دیا:

﴿تِلْكَ حُدُود الله فَلاَ تَعْتَدُوها وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّلِمُون﴾ [4] ترجمہ:" یہ اللہ تعالیٰ کی طے کردہ حدود ہیں، ان سے آگے مت بڑھو اور جو لوگ اللہ کی طے کردہ حدود کو پھلانگتے ہیں (آگے بڑھتے ہیں) ، وہی لوگ ظالمین میں سے ہیں"۔

اسلام کے پیش کردہ عائلی نظام کی بنیادی اکائی میاں بیوی ہیں اس لیے کہ نکاح کے بغیر معاشرے کا مذکورہ بالا تصور ممکن ہی نہیں۔ میاں بیوی ہوں گے تو اولاد کا سلسلہ چلے گا، اس سے معاشرے کو قابل افراد فراہم ہوتے رہیں گے۔ اسی لیے اسلام نکاح کے معاملے میں سنجیدگی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بے شمار آیات میں نکاح کا حکم دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾[5] **ترجمہ:** "تم عورتوں میں سے جس سے چاہتے ہو نکاح کرو، دو ، تین اور چار میں سے (جتنی عورتوں سے چاہو)، لیکن اگر تمہیں کسی قسم کا خوف یا ڈر ہو کہ (خدانخواستہ) تم (ان سب کے مابین) عدل سے کام نہ لے سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا (اس کے ساتھ وہ باندیاں) جو تمہاری ملک میں ہیں"۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں نکاح سے منہ پھیرنے والے کو ملت سے خارج قرار دیا گیا چناں چہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: {وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني}[6]

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس پاک ارشاد میں اپنی سنت بتائی ہے کہ "میں تو خواتین سے نکاح کرتا ہوں، جو کوئی میری اس سنت سے احتراز کرے گا (یعنی نکاح سے انکار کرے گا) تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں"۔

اسلام کا تصور نکاح

اللہ تعالی نے خاندانی نظام اور معاشرے کی بڑھوتری کیلئے ہر انسان کے اندر جنسی تسکین کا مادہ فطری طور پر رکھا ہے تاکہ نکاح سے جو مقصود ہے اس کا حصول جبری نہ ہو بلکہ فطری انداز سے وہ حاصل ہو۔ علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں: "ثم لما أراد الله سبحانه أن يذر نسلهما في الأرض ويكثره وضع فيهما حرارة الشهوة ونار الشوق والطلب وألهم كلاً منهما اجتماعه بصاحبه فاجتمعا على أمر قد قدر"[7] ترجمہ: "جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کی نسل کو زمین میں پھیلانے اور زیادہ کرنے کا ارادہ کیا تو اُن میں شہوت کی حرارت رکھی، اور شوق و طلب کی آگ جلائی، اور دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کا طریقہ الہام کیا، چنانچہ دونوں نے طے کردہ معاملہ کے مطابق ایک دوسرے سے ملاپ کیا"۔

انسان کو اپنی جنسی ضرورت پورا کرنے میں اسلام نے بے لگام نہیں چھوڑا بلکہ اس کے لیے اسلام نے اصولی راستے کی تعیین کی ہے۔ جنسی تسکین کے اصولی اور فطری طریقے کے لیے اسلام نے نکاح کا تصور پیش کیا۔ قرآن کریم میں اسی مضمون کی وضاحت یوں کی گئی ہے: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾[8]

اس آیت میں اللہ تعالی کے پیدا کردہ اس نظام کو اس کی خاص نشانیوں میں سے قرار دیا گیا کہ "اللہ تعالی نے انسانوں کے لیے انہی کی جنس سے بیویاں پیدا کی اور اس معاملے کو فطری بنانے کیلئے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت اور الفت کا مادہ رکھ لیا، تاکہ وہ ان سے آرام و سکون حاصل کر سکیں۔

جنسی تسکین کا فطری ذریعہ اور اسلامی تصورات

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جنسی تسکین کا جو مادہ پیدا کیا ہے اور اسے عورت کی طرف رغبت دلائی ہے، تو اس تسکین کے لیے حلال راستہ کی تعیین بھی فرمائی ہے اور پھر قرآن کریم میں اسے مومنین کی صفات میں ذکر کیا کہ وہ اپنی جنسی تسکین کو ان حلال راستوں سے پورا کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ

مَلُومِينَ﴾ [9]ترجمہ: "اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھتے ہیں، اپنی (منکوحہ عورتوں یا ان باندیوں کے علاوہ جو ان کے قبضے میں ہوں (کہیں اور استعمال نہیں کرتے) پس ان پر کوئی ملامت نہیں۔"

اس آیت میں واضح انداز میں جنسی تسکین پورا کرنے کے فطری راستے متعین کر دئے کہ یہی دو راستے ہیں جہاں سے اپنی شہوت پوری کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ دیگر راستوں سے شہوت پوری کرنے والے مجرم ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد والی آیت میں یہی ارشاد فرمایا:﴿فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ [10] ترجمہ:"پھر جو کوئی ان (متعین راستوں) کے علاوہ کچھ اور طلب کرے یا طریقہ اپنائے، تو وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

قاضی ابن رشد لکھتے ہیں:{ أباحه فى الشرع على وجهين أحدهن أعقد النكاح والثانى ملك اليمين فلايحل استباحة الفرج بما عدا هذين الوجهين } [11]ترجمہ:"شریعت نے جنسی تسکین دو طرح سے درست قرار دی ہے ایک یہ کہ نکاح کیا جائے اور دوسرا باندی کے ذریعے، ان دو راستوں کے علاوہ کسی بھی طریقے سے شرمگاہ کو استعمال کرنا حلال نہیں ہے"۔

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:{فإن الإيضاع فى الأصل على التحريم فيقتصر فى اباحتهاعلى ما ورد به الشرع وما عداه فعلى أصل التحريم } [12] ترجمہ:"کسی سے جنسی تعلق قائم کرنا اصلاً حرام ہے، لہٰذا اس کا جواز شریعت میں بیان ہوئی حد تک محدود رہے گا، ان مقرر کردہ حدود سے باہر کی تمام صورتیں اصلاً حرام ہوں گی"۔

مغرب کے خاندانی نظام کی تباہی اور اس کے اسباب

مغرب میں خاندانی نظام مختلف شکلوں میں موجود تو ہے لیکن اس کی جڑیں کھوکھلی ہیں اس ساری تباہی کے بنیادی اسباب میں نکاح سے دوری کا بڑا عمل ہے۔ ہر انسان اپنی خواہشات و جذبات سے مغلوب ہو کر زندگی گزارنے میں مصروف عمل ہے، بے حیائی کا راج ہے، ہر شخص بس اپنی شہوت کو پورا کرنا ضروری سمجھتا ہے اگرچہ اس کے لیے جو بھی راستہ اختیار کرے تو جب فطرت سے ہٹ کر زندگی گزاری جائے اور نکاح کا رجحان نہ ہو تو اس صورت میں بالآخر معاشرے میں فساد برپا ہوگا اور خاندانی نظام متاثر ہوگا۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِذَا خَطَبَ إِلَيكُم مَّن تَرضَونَ دِينَه وَخُلقه فَزَوِّجُوهُ، إلا تَفعَلُوا تكن فِتنَة فِي الأَرضِ، وَفَسَادٌ عريضٌ" [13] ترجمہ:" جب بھی تم لوگوں کے پاس ایسے رشتے کا پیغام آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم لوگ راضی ہو تو تم اس سے شادی (نکاح) کر لو، تم ایسا نہیں کروگے تو یہ بات زمین میں فتنہ وفساد پھیلانے کا باعث ہوگی"۔

مغرب میں اس وقت خاندانی نظام کی جتنی بھی صورتیں موجود ہیں وہ بہت محدود ہیں اور ان سے وہ خاطر خواہ فوائد حاصل نہیں ہو رہے جو اسلام کے پیش کردہ خاندانی نظام سے حاصل ہوسکتے ہیں۔ بلکہ مغرب کے باسیوں نے جن اقدار کو اپنایا ہے ان کے خوفناک نتائج سے وہ خود خوفزدہ ہیں، چناں چہ مغرب میں جب سے عورتوں کے حقوق کا شور مچایا گیا اور معاشرے میں مساوات کا نعرہ لگایا گیا تو عورت گھر چھوڑ کر ملازمت کے لیے باہر نکلی ہے، اس سے جہاں عورت کی ذاتی زندگی متاثر ہوئی ہے اور وہ مردوں کی ہوس کا نشانہ بنی، وہیں اس کا نتیجہ خاندانی نظام کی تباہی کی صورت میں نکلا۔ چناں چہ ' ڈاکٹر جوڈی ہیی من" (Dr.Jody Heymann's) جو ایک نامور محقق ہیں اور عالمی سطح پر صحت، سماجی رویے اور مساوات پر تحقیقی کام کرتی ہیں، انہوں نے اپنی ایک کتاب "Forgotten Families" میں ان خاندانوں کے مسائل پر تفصیلی بحث کی جو دنیا بھر میں کام کرتے ہیں، وہ لکھتی ہیں:

"شہری علاقوں میں ملازمت پیشہ خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد اور دیہی علاقوں سے شہروں کی جانب نقل مکانی کے رجحان کے باعث بچوں کی نگہداشت اور پرورش کا روایتی ڈھانچہ اور مراکز زوال پذیر ہو رہے ہیں ، جس کی وجہ سے بچوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے ۔ نتیجتاً، بچے اکثر والدین کی براہ راست نگرانی کے بغیر پروان چڑھ رہے ہیں، جس سے نئی نسل بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہے۔ اس صورت حال نے خاندانی اور اجتماعی نظام کو متاثر کیا ہے اور سماجی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں رونما کی ہیں۔"۔[14]

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ایک فرد کی تربیت کے لئے معاشرتی اقدار بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور ایک مستحکم خاندانی نظام کسی بھی معاشرے کی ترقی اور استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔ ایک عورت ہی دراصل وہ بنیاد ہے جو معاشرے کو باصلاحیت اور تربیت یافتہ افراد فراہم کرتی ہے۔ اگر خاندانی نظام کو مسلسل نظر انداز کیا جائے اور عورت کو اس کے فرض منصبی سے ہٹا کر کسی دوسرے کام میں مشغول کر دیا جائے یا اس سے دیگر فوائد کے حصول کی امیدیں وابستہ کر لی جائیں تو مستقبل میں اس کے سنگین نتائج سامنے آسکتے ہیں، اور یہ صورتحال آنے والی نسلوں کے لیے تشویشناک ثابت ہو سکتی ہے۔

عائلی نظام پر جدید سائنسی ایجادات کے اثرات

جدید سائنسی ایجادات کے فوائد سے انکار ناممکن ہے البتہ ان سے پہنچنے والے نقصانات اور تباہ ہونے والے اقدار کی نشان دہی بھی ضروری ہے۔ سائنس کی ایسی ہی ایک ایجاد سے اسلام کے پیش کردہ عائلی نظام کو بھی نقصان پہنچ رہی ہے اور وہ ہے "Robotic SEX BOTS" یا مصنوعی ذہانت والی جنسی گڑیا۔

معاشرے میں اس وقت بے شمار ایسے آلات موجود ہیں جن کے ذریعے عورتیں یا مرد اپنی شہوت پوری کرتے ہیں لیکن وہ سب ایک محدود انداز سے انسان کی جنسی تسکین کا کام کرتے ہیں لیکن "مصنوعی ذہانت" کی ایجاد کردہ جنسی گڑیا" ان سب میں زیادہ کارآمد ثابت ہوئی اس کا اندازہ اس کی خصوصیات اور لوگوں کی جانب سے ڈیمانڈز سے کیا جاسکتا ہے۔

چین کی ٹچ نامی کمپنی نے سن 2017ء میں سلیکون سے بنی سیکس ڈولز کو کرائے پے دینے کا اعلان کیا تھا۔ جس پر کثیر تعداد میں لوگوں نے اس سروس کو سراہا اور اس میں دلچسپی دکھائی۔[15] حالانکہ وہ صرف عورت کے روپ میں بنا ایک کھلونا ہے جو اپنی مرضی سے حرکت بھی نہیں کر سکتا جبکہ روبوٹک سیکس ڈولز عام سلیکون والی ڈولز سے بہت زیادہ بہتر انداز میں وہ کام سرانجام دے سکتی ہیں، تو یہ بات یقینی ہے کہ روبوٹک سکس ڈولز کی مانگ نسبتاً زیادہ ہو گی۔

روبوٹک سیکس ڈولز کا استعمال اور مغربی مفکرین کے خدشات

جنسی گڑیا کا رجحان عام ہونے کی وجہ سے مغربی مفکرین بھی پریشان ہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت والی جنسی گڑیا معاشرے کے لیے خطرہ ہے کیونکہ وہ رفتہ رفتہ لوگوں کو ان کے پارٹنرز سے جدا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ بلکہ ماہرین تو کہتے ہیں کہ ایسی گڑیا بنانے والی کمپنیاں تو چاہتی ہیں کہ ان کی بنائے گئے جنسی روبوٹ کسی بھی وقت انسان کے جیون ساتھی کی جگہ لے لیں۔[16]

روبوٹک سیکس ڈولز کی طرف زیادہ رجحان کی وجہ اسکی وہ خصوصیات ہیں جو عام سلیکون والی گڑیا میں نہیں ہیں کیونکہ یہ بول سکتی ہیں ، اپنے پارٹنر کا موڈ بنا سکتی ہیں اسی طرح اپنی مرضی سے ایپلیکیشن کا استعمال کر کے حرکت کر سکتی ہیں، جنسی لذت کو پروگرام شدہ الفاظ سے ابھار سکتی ہیں، نیز مباشرت کے دوران باتیں کر سکتی ہیں۔[17] ان خاصیات کی وجہ سے یہ جنسی گڑیا دوسری چیزوں سے زیادہ پسند کی

جانے لگی ہے اسی پسند کی وجہ سے مستقبل میں یقیناعائلی نظام متاثر ہو گا۔کیونکہ جب جنسی خواہش اس سے پوری ہو گی تو لوگ نکاح اور شادی سے احتراز کریں گے۔اس بات کا اظہار وقتاً فوقتاً مختلف ماہرین نے کیا بھی ہے۔

روبوٹ کے ساتھ محبت اور جنسی تعلقات پر دوسری بین الاقوامی کانگریس جو دسمبر 2016 میں لندن یونیورسٹی (گولڈ اسمتھ کیمپس) میں منعقد ہوئی تھی اس میں ڈاکٹر ٹروڈی باربر (Dr. Trudy Barber) نے ایک بات کہی کہ 2040ء تک روبوٹ کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنا اتنا عام ہو گا کہ سماجی طور پر معمول کے مطابق سمجھا جائے گا۔[18]

ایسے ہی گوگل کے سابق چیف بزنس آفیسر ''محمد موگودت'' (Muhammad Mo Gawdat) نے ایک انٹرویو میں یہ کہا: " یہ سیکس گرل مستقبل میں حقیقی پارٹنرز کی جگہ لے لے گی"۔[19]اس سے معلوم ہوا کہ مصنوعی ذہانت پر مشتمل ایجاد کردہ یہ جنسی گڑیا کا عام ہونا بڑے نقصان کی بات ہے۔

روبوٹک سیکس ڈولز کے استعمال کی چند مثالیں

آن لائن ڈیلی میل کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ٹیکساس سے تعلق رکھنے والے ایک شادی شدہ جوڑے ''ڈیریس'' (Darris Maxie) اور اسکی بیوی ''شیلے'' (Shelly) نے اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے ایک تیسرے پارٹنر کے طور پے ایک جنسی گڑیا ''کمیلا'' (Camila) کو رکھا ہوا ہے اور اسے وہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور اس سے وہ اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کی وجہ سے خوش ہیں۔اسی رپورٹ میں شیلا اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ اس کا خاوند ''کمیلا'' کو سابقہ تمام جنسی تعلقات ختم کر کے لایا ہے۔[20] اس رپورٹ سے آپ خود اس بات کا اندازہ لگالیں کہ میاں بیوی کا تعلق جسے ایک دوسرے کے لیے لباس سے تعبیر کیا گیا ہے لیکن جوڑے کس طرح اپنی جنسی لذت کی تکمیل کے لیے بطور تیسرے پارٹنر کے ساتھ رکھ رہے ہیں۔اور پھر ضرورت پوری ہونے پہ اسے فروخت کر دیا جاتا ہے جہاں وہ کسی اور کی جنسی ضرورت پورا کرتی ہے۔

ایسا ہی قازقستان کا ایک جنسی ہوس کا مارا ہوا ناعاقبت اندیش باڈی بلڈر ''یوری تلوشکو'' (Yuri Tolochko) اپنے شرمناک جنسی رجحانات کی وجہ سے گاہے بگاہے میڈیا کی توجہ کا مرکز بنا رہتا ہے۔وہ اب تک اپنی جنسی ہوس کو پورا کرنے کے لیے تین جنسی گڑیا خرید کر ان سے باقاعدہ شادی بھی کر چکا ہے سب سے پہلے ''مارگو'' نامی جنسی گڑیا کے ساتھ شادی کی ۔[21] بلکہ اب تو وہ ایک مرد جنسی گڑیا بھی بنوانے کا ارادہ رکھتا ہے،اور اس کی شادی اپنے پاس پہلے سے موجود خاتون جنسی گڑیا ''لیونا'' سے کروانا چاہتا ہے۔[22] اس سے اندازہ لگائیں کہ جنسی گڑیا کا استعمال اور عام ہونا کس حد تک خطرناک ہے کہ لوگ اس سے کیا کام لیتے ہیں؟ یا کس طرح کے کام لینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟اور معاشرے میں کس طرح بے حیائی کے کاموں کو عام کرتے ہیں۔

گڑیا سے جنسی تعلقات کے عائلی نظام پر اثرات اور خدشات وامکانات

ا۔انسانی نسل کی افزائش / نسب ونسل پر اثرات

نکاح کے حکمتوں میں سب سے بڑی حکمت انسانی نسل کی بقاء ہے،اسی طرح نسب کی حفاظت بھی بنیادی مقصد ہے جب کہ جنسی گڑیا کے استعمال سے یہ مقاصد فوت ہو جاتے ہیں۔اسی حکمت کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا:﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِن نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾[23] یعنی اے دنیا بھر کے انسانو! اپنے رب کا خوف رکھو جس

نے تم لوگوں کو ایک ہی وجود (جان) سے پیدا کیا، اور پھر بطور ہمسفر کے اسکی بیوی کو بھی اسی سے بنایا، اور پھر ان سے کثیر تعداد میں مرد وخواتین نے جنم لیا جنہیں اللہ تعالی نے (دنیا میں) پھیلا دیا۔

نیز نسل کی حفاظت اور حسب ونسب کو اختلاط سے محفوظ رکھنے کے لئے ہی اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا فرمایا:﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ومقتا وَسَاءَ سَبِيلً﴾ [24] ترجمہ:"اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک یہ شدید بے حیائی اور انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے اور تباہی کا راستہ ہے"۔

اسی نکاح کے نتیجے میں ہونے والی اولاد کو انسان کی سب سے بڑی پونجی اور صدقۂ جاریہ قرار دیا گیا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: "إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ" [25] ترجمہ:"انسان جب مرتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ سوائے تین چیزوں کے منقطع ہو جاتا ہے،(یعنی ہر عمل کا اجر بند ہو جاتا ہے لیکن یہ تین کام ایسے ہیں کہ اس ہر اجر کا سلسلہ جاری وساری رہتا ہے): ان میں سے ایک صدقہ جاریہ، دوسرا ایسا علم جس سے لوگ (اس کے مرنے کے) بعد میں بھی فائدہ اٹھاتے رہیں، اور تیسرا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے"۔

اس حدیث کے تناظر میں غور کریں کہ جنسی گڑیا کے ساتھ تعلقات کی صورت میں انسان کتنی بڑی خیر سے محروم رہ جاتا ہے کیوں کہ اس کے ساتھ تعلقات سے نہ تو نسل انسانی کی افزائش ممکن ہے اور نہ ہی ایسی نیک اولاد جو ذخیرۂ آخرت بنے۔

۲۔ پاکیزہ زندگی پر فحش اثرات

ایک بہترین اور مثالی معاشرے کی تشکیل وترویج میں نکاح کا اہم کردار ہے اور یہ کردار ویسے ہی نہیں ہے، بلکہ تعلیمات اسلام کی رُو سے اللہ تعالی نے نکاح میں ایسی برکت رکھی ہے جس سے انسان بہت سے ایسے گناہوں سے مامون رہتا ہے جو معاشرے میں بے حیائی اور فساد برپا کرتے ہیں۔ چناں چہ نبی کریم ﷺ کا مبارک فرمان ہے: "يا معاشر الشباب! مَنِ استَطَاعَ مِنكُمُ الباءَةَ فَليَتَزَوَّج فإنه أَغَضُّ للبَصَرِ وَأَحصَنَ لِلفَرَجِ" [26] "اے نوجوانو! تم میں سے جسے بھی نکاح کی استطاعت اور قدرت ہو، اسے چاہیے کہ ضرور بھر ضرور یہ فرض ادا کرے اور نکاح کرلے، کیونکہ یہ نظر کو جھکانے اور عفت کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔"

ایک دوسری روایت میں سرکار دوعالم ﷺ نے پاک اور صاف حالت میں اللہ تعالی سے ملاقات کا نسخہ کچھ یوں بیان فرمایا: {من أراد أن يلقى الله طاهرا مطهرا، فليتزوج الحرائر}. [27] ترجمہ:"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ پاک صاف ہو کر اللہ تعالی سے ملے اسے چاہئے کہ ان عورتوں سے نکاح کرے جو آزاد ہوں"۔

جب کہ جنسی تسکین کے لیے استعمال ہونے والی ربوٹک گڑیا فحاشی کا ذریعہ ہے اور فحاشی پھیلانا قرآن کریم کے مطابق حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ [28] ترجمہ: "یقیناوہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی عام ہو، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔"

ایسے ہی حدیث مبارکہ کی روشنی میں بھی بے حیائی کو ظلم قرار دیا گیا ہے چناں چہ آپ ﷺ نے فرمایا: "الحياء من الإيمان، والإيمان في الجنة، والبذاء من الجفاء، والجفاء في النار" [29] ترجمہ: "حیا ایمان کا حصہ ہے، اور ایمان جنت کی طرف لے جاتا ہے، جبکہ بے حیائی ظلم ہے، اور ظلم کا انجام جہنم ہے۔"

۳۔ نکاح کا مقصود شہوت کی تکمیل نہیں بلکہ دیرپا تعلق اور باہمی محبت وہمدردی

نکاح سے مقصود شہوت کی تکمیل نہیں بلکہ دیرپا تعلق اور باہمی محبت وہمدردی ہے جو جنسی گڑیا میں مفقود ہے اور خواتین میں موجود ہے۔ اسی طرح انسانوں کے آپس میں جنسی تعلق جذبات اور احساسات پر مبنی ہوتے ہیں جو اس سیکس بوٹس کی صورت میں ممکن ہی نہیں۔[30]

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے سکون اور باہمی محبت کا ذریعہ نکاح کو قرار دیا چناں چہ سورۃ الروم (آیت نمبر:۲۱) میں اسی مضمون کو بیان کیا اور اللہ تعالی کے پیدا کردہ اس نظام کو اس کی خاص نشانیوں میں سے قرار دیا گیا کہ "اللہ تعالی نے انسانوں کے لیے انہی کی جنس سے بیویاں پیدا کی اور اس معاملے کو فطری بنانے کیلئے ان کے دلوں میں محبت اور الفت کا مادہ رکھ لیا، تاکہ وہ ان سے آرام وسکون حاصل کرسکیں۔[31]

یہی مضمون دوسری جگہ یوں بیان فرمایا:﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا﴾[32] ترجمہ:" اللہ تو وہ ہے جس نے ایک ہی نفس سے تم سب کو پیدا کیا، اور اسی سے اس کی زوجہ بنائی، تاکہ وہ اس کے پاس آکر سکون حاصل کرے"۔

نیز قرآن کریم میں نکاح کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی نے صاف صاف فرمادیا کہ نکاح کرو! مگر صرف شہوت نکالنے کے لیے نہیں بلکہ پاکی حاصل کرنے کے لیے، ارشاد باری ہے!:﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ﴾[33]

ترجمہ: "اور تمہارے لیے ان کے سوا دیگر تمام عورتیں حلال کی گئی ہیں، بشرطیکہ تم انہیں اپنے مال سے ادائیگی کرکے پاکدامنی کے ساتھ نکاح میں لانے کا ارادہ رکھو، نہ کہ محض شہوت پوری کرنے کے لیے۔"

مفتی تقی عثمانی نے اس آیت کی تفسیر میں نکاح کے مقصد اور اس کی اہمیت کو بڑی تفصیل سے بیان کیا جس کا خلاصہ ہے کہ: نکاح ایک مقدس اور پائیدار رشتہ ہے، جس کا مقصد صرف جسمانی خواہش کی تسکین نہیں بلکہ ایک مضبوط خاندانی نظام کی تشکیل ہے۔ اس بندھن میں مرد اور عورت ایک دوسرے کے حقوق اور فرائض کے پابند ہوتے ہیں، اور یہ تعلق نسلِ انسانی کی بقا اور عفت وپاکیزگی کے تحفظ کا ذریعہ بنتا ہے۔ محض خواہش پوری کرنے کے لیے وقتی تعلق قائم کرلینا، چاہے اس پر مالی خرچ ہی کیوں نہ آئے، کسی طور جائز نہیں۔[34]

سید جلال الدین عمری نظام نکاح کا مقصد یوں بیان کرتے ہیں:"شریعت حرمت زنا اور جواز نکاح کے ذریعے دو اہم مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے ایک یہ کہ انسان جنسی خواہش کے پورا کرنے میں حدود کا پابند ہو، بے قید اور آزاد نہ ہو، دوسرا یہ کہ یہ پابندی تحفظ عصمت کے لیے مفید اور کارآمد ہو"۔[35]

اس ساری بات سے معلوم ہوا کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا فلسفہ پیش کرتا ہے جو اقدار وروایات کے تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے جنسی مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور انسان کو جذبات اور خواہشات کی غلامی سے بھی بچاتا ہے۔

۴۔ خواتین کی جنسی حق تلفی اور اس کے اثرات

شریعت نے جہاں جنسی تسکین کی بات کی وہ صرف مرد کے لیے ہی نہیں کی بلکہ عورت کی جنسی تسکین کا بھی مناسب انتظام فرمایا، چنانچہ مردوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی منکوحہ کی جنسی تسکین کا خیال رکھیں اور انہیں عفیف اور پاک رکھیں۔

حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ خطاب فرمایا اور حکم دیا: {وحصنوا فروج هذه النساء}[36] ترجمہ: ان عورتوں کی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

عبد الرحمن الجزیری فرماتے ہیں: {وتحتم على الرجل أن يعفها بقدر ما يستطيع كما تحتم عليها أن تطيعه فيما يأمرها به من استمتاع إلا لعذر صحيح}[37] ترجمہ:"مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ بقدر استطاعت عورت کو عفیف اور پاک رکھے، جیسا کہ عورت کے لیے ضروری ہے کہ خاوند اگر اس سے جنسی آسودگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے مطالبہ کو بغیر کسی صحیح عذر کے رد نہ کرے"۔

سید ابو الاعلی مودودی نے بھی اخلاق اور عصمت کے تحفظ کو مقاصدِ نکاح سے شمار کیا ہے جس کا خلاصہ ہے:

اسلام میں نکاح کا بنیادی مقصد فریقین (میاں بیوی) کے لیے اخلاقی پاکیزگی اور عفت و عصمت کی حفاظت ہے۔ اور عائلی نظام کا بنیادی مقصد اس مضبوط قلعے کو مستحکم کرنا ہے، جو نکاح کی شکل میں اس قیمتی نعمت کی حفاظت کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔[38]

لھذا اگر مردوں کا رجحان سیکس بوٹس کی طرف ہوتا ہے تو اس میں عورتوں کی شدید حق تلفی ہے، نیز اگر عورت کو جنسی ضرورت پوری کرنے کی حاجت پیش آئے تو وہ کیا صورت اختیار کرے گی؟ لازمی بات ہے کہ معاشرہ کبھی بھی کسی عورت کو اس بات کی اجازت نہیں دیگا اور اسے بے حیائی سے تعبیر کرے گا کہ وہ اپنی جنسی ضرورت کے لیے کسی ایسے ہی "میل سیکس بوٹ" کا استعمال کرے۔ عورت جب اس قسم کی چیزوں کا استعمال کر کے بے حیائی کی مرتکب ٹھہرائی جاتی ہے تو لازما مرد بھی بے حیائی کا مرتکب کہلائے گا، یقینا دوھرا معیار نہیں رکھا جائے گا۔

نتائج

1. اسلام ایک منظم اور فطری عائلی نظام پیش کرتا ہے جس پر عمل کرنا تمام مذاہب کے افراد کے لئے ممکن ہے۔
2. نکاح ایک مضبوط اور پائیدار رشتے کا نام ہے جس کے بے شمار مقاصد ہیں، صرف جنسی تسکین مقصود نہیں ہے۔
3. نسل انسانی کی افزائش، خاندان کا قیام، باہمی مودت والفت، اور عفت اور پاک بازی نکاح کے بنیادی مقاصد ہیں۔
4. انسان جنسی ضرورت پوری کرنے میں بے لگام نہیں، حدود کا پابند ہے۔
5. مصنوعی ذہانت والی جنسی گڑیا عائلی نظام کے لیے خطرناک ثابت ہو رہی ہے اور مستقبل میں اس کے اثرات مزید بڑھ سکتے ہیں۔
6. جنسی گڑیا سے معاشرے میں بے حیائی کا رجحان عام ہو گا۔
7. جنسی گڑیا کے ساتھ تعلق نہ تو نسلِ انسانی کی بقا کا ذریعہ بن سکتا ہے اور نہ ہی اس سے ایسی نیک اولاد حاصل ہو سکتی ہے جو ذخیرۂ آخرت بنے۔
8. جنسی گڑیا کے استعمال سے مردوں کا عموماً اور عورتوں کا خصوصاً جنسی تسکین کا فطری نظام متاثر ہوتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

References/ حوالہ جات

[1] Universal Declaration of Human Right Article, (16-3)

[2] النحل 16: 72

Surah An-Nahal (16:72)

[3] الاسراء: 23-24

Surah Al-Isra (17:23-24).

[4] البقرة 2، 229

Surah Al-Baqarah (2:229)

[5] النساء 4: 3

Surah An-Nisa (4:3)

[6] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح،کتاب النکاح،باب الترغیب في النکاح،(دار طوق النجاة، 1422ھ)، ج:7، ص:2، رقم:5063

Al-Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Jamie Sahih lil Bukhari, Kitab ul-Nikah, Chapter: Awakening the desire for marriage, (Dar Tawq al-Najaat, 1422 AH), Vol: 7, p. 2, Hadith no. 5063.

[7] ابن قيم الجوزية، ابوعبدالله شمس الدين محمد بن أبی بکر، التبيان في أقسام القرآن، (دار المعرفة، بيروت)، ص:327

Ibn Qayyim al-Jawziyya, Al-Tibyan fi Aqsam il-Quran (Dar al-Ma'arifah, Beirut), p. 327.

[8] الروم 30: 21

Surah Ar-Rum (30:21).

[9] المؤمنون 23: 5،6

Surah Al-Mu'minun (23:5-6).

[10] المؤمنون 23: 7

Surah Al-Mu'minun (23:7).

[11] ابن رشد، محمد بن احمد بن رشد القرطبی، مقدمات ابن رشد، مطبوعة مع المدونة الکبری، ج:2، ص: 21-22

Ibn e Rushd, Muhammad bin Ahmad bin Rushd al-Qurtubi, Muqaddimat Ibn Rushd, Matbu'ah ma'a al-Mudawwanah al-Kubra, Vol. 2, pp. 21-22.

[12] ابن قیم، ابوعبدالله شمس الدین محمد بن ابی بکر، زاد المعارج، ج:4، ص:9

Ibn Qayyim, Abu 'Abdullah Shams al-Din Muhammad bin Abi Bakr, Zad al-Ma'arij, Vol. 4, p. 9.

[13] الترمذي، محمد بن عیسی، الجامع الکبیر، أبواب النكاح عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء إذا جاءكم من ترضون دينه فزوجوه، (دار الغرب الإسلامي، بيروت، 1998م)، ج:2، ص: 385، رقم: 1084

Al-Tirmidhi, Muhammad bin 'Isa, Al-Jami' al-Kabir, Abwab al-Nikah 'an Rasul Allah (PBUH), Bab Ma Ja'a Idha Ja'akum Man Tardawn Dinahu Fazzawwajuh, Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, 1998, Vol. 2, p. 385, Hadith No. 1084.

[14] Heymann,jody Forgotten Families: Ending the Growing Crisis Confronting Children and Working Parents in the Global Economy (New York: publishers Weekly, 2006), 8.

[15] https://www.bbc.com/urdu/regional-41321185. (Accessed on: 06/12/2024)

[16] https://bit.ly/4gYU4BV. Accessed on: 06/12/2024)

[17] https://bit.ly/4h2pmIa. (Accessed on: 13 Aprill 2020)

[18] https://bigthink.com/surprising-science/will-sexbots-destroy-marriages/. (Accessed on: 24 Dec 2016)

[19] https://youtu.be/bk-nQ7HF6k4?si=8ggh7m_ee1aAF8aQ. (Accessed on: 01 june 2023)

[20] https://bit.ly/4h2pmIa. (Accessed on: 13 Aprill 2020)

[21] https://dailypakistan.com.pk/12-Mar-2021/1262378- (Accessed on: 12 March 2021), https://dhartinews.com/70336/- (Accessed on: 01 Aprill 2021)

[22] https://dailypakistan.com.pk/29-May-2021/1295417- (Accessed on: 29 May 2021)

[23] النساء 4: 1

Surah An-Nisa (4:1)

[24] الإسراء17: 32

Surah Al-Isra (17:32)

[25] مسلم، مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتاب الوصية،باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته،(دار إحياء التراث العربي، بيروت)، ج:3، ص: 1255، رقم: 1631

Muslim, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Wasiyyah, Bab Ma Yalhaq al-Insan min al-Thawab Ba‘da Wafatih, Dar Ihya’ al-Turath al-‘Arabi, Beirut, Vol. 3, p. 1255, Hadith No. 1631.

[26] صحيح للبخارى،كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، ج:7، ص:6، رقم: 5066،

Bukhari, Al-Jami‘ al-Sahih lil-Bukhari, Kitab ul-Nikah, Bab Man Lam Yastati‘ al-Ba’ah Fal-Yasum, Vol. 7, p. 6, Hadith No. 5066.

[27] ابن ماجه، محمد بن يزيد،، سنن ابن ماجه ،كتاب النكاح، باب تزويج الحرائر والولود، (دار إحياء الكتب العربية)، ج:1، ص:598، رقم: 1862-

Ibn Majah, Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn Majah, Kitab ul-Nikah, Bab Tazwij al-Hura’ir wa al-Walud, Dar Ihya’ al-Kutub al-‘Arabiyyah, Vol. 1, p. 598, Hadith No. 1862.

[28] النور 24: 19

Surah An-Nur (24:19)

[29] الجامع الكبير للترمذي ، أبواب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في الحياء، ج:3، ص:433، رقم: 2009

Al-Jami‘ al-Kabir lil-Tirmidhi**,** Abwab al-Birr wa al-Silah ‘an Rasul Allah (PBUH), Bab Ma Ja’a fi al-Haya’, Vol. 3, p. 433, Hadith No. 2009.

[30] Peiqiao, Li, "What Would Happen If Sex Robots Could Replace Human Partners?" Advances in Applied Sociology 14, no. 10 (2024): 537–545, 540. https://bit.ly/4hPWgwK.

[31] الروم 30: 21

Surah Al-Rum (30:21)

[32] الأعراف 7: 189

Surah Al-A'raf (7:189)

[33] سورة النسآء 4: 24

Surah Al-Nisa (4:24)

[34] محمد تقی عثمانی، توضیح القرآن، سورۃ النسآء4: 24،(مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2011م)، ص:193

Muhammad Taqi Usmani, Tawdih al-Quran, Surah al-Nisa 4:24, Maktabah Ma‘arif al-Quran, Karachi, 2011, p. 193.

[35] سید جلال الدین انصر عمری، عورت اسلامی معاشرہ میں،(اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، لاہور، 2005ء)، ص:328

Sayyid Jalal al-Din Ansar ‘Umari, Aurat Islami Mu‘asharah Mein, Islamic Publications Ltd., Lahore, 2005, p. 328.

[36] ابن حنبل، أحمد بن محمد بن حنبل، مسند أحمد، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (مؤسسة الرسالة، 2001ء)، ج:1، ص:261، رقم: 104

Ibn e Hanbal, Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Ahmad, Musnad ‘Umar bin al-Khattab (RA), Mu’assasat al-Risalah, 2001, Vol. 1, p. 261, Hadith No. 104.

[37] عبد الرحمن بن محمد، الجزيري، الفقه على المذاهب الأربعة، (دار الكتب العلمية، بيروت، 2003ء)، ج:4، ص:9

Abd al-Rahman bin Muhammad al-Jaziri, Al-Fiqh ‘ala al-Madhahib al-Arba‘ah, Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, Beirut, 2003, Vol. 4, p. 9.

[38] ابوالاعلی مودودی، حقوق الزوجین، (اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، لاہور، 1976ء)، 17,18

Abu al-A‘la Maududi, Huquq al-Zawjayn (Islamic Publications Ltd: Lahore, 1976), pp. 17-18.